



سوال

(493) میں رکعات والی حدیث کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح کے متعلق رمضان شریف میں کوئی حدیث قولی رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ جس سے میں رکعت تراویح ثابت ہو۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب جس کا نام فقہ المستین فی نور المسبب ہے جس میں دو احادیث جو کہ آپ ﷺ کی قولی ہیں۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی التراويح عشورین رکعت ینجز اللہ عشورین الف ذنوبہ واعطی لہ اجر عشورین شہیداً فکانما زاد عشورین واعتمق عشورین رقبۃ

دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من صلی عشورین رکعت من التراويح قبل الوتر اعطی اللہ عشورین مدینۃ فی الجنتہ نقل مدینۃ میسرۃ شہر وکل شہر من ثلاثین ایام وکل یوم مقدار سنۃ

ان ہر دو احادیث سے میں رکعت تراویح ثابت ہوئی ہیں۔ اور ان احادیث کا راوی کوئی نہیں۔ براہ مہربانی ہر دو احادیث کا حوالہ تحریر کیا جاوے۔ اور ان احادیث کی صحت وغیرہ بھی تحریر کریں۔ اور جس کتاب میں یہ احادیث درج ہیں۔ اس کا مصنف مولوی نور محمد سکند چاند پور ڈاک خانہ مانگٹا نوالہ ضلع شیخوپورہ ہے۔ اور مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی حدیث جو کہ ماصلی فی رمضان ولا غیرہ پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں غیرہ کا لفظ آیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ محدثین اس حدیث کو تہجد کے باب میں لائے ہیں۔ قیام رمضان میں نہیں لکھا اور غنیۃ الطالبین میں بھی میں رکعت پڑھنے کی روایت ہے۔ یہ حدیث کس درجے کی ہے۔ سب علمائے اہل حدیث توجہ فرما کر جواب بالصواب سے سرفراز فرمائیں۔ اور اگر اخبار "اہل حدیث" کسی حنفی عالم کے پیچھے تو وہ بھی مدلل جواب تحریر کریں۔ اور جواب نرم الفاظ میں دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ آج تک کسی مستند کتاب میں نہیں دیکھیں۔ اور حنفی مذاہب کے زمرہ دار نے بھی نقل نہیں کی ہیں۔ غنیۃ الطالبین میں ترمذی سے میں کا قول نقل کیا ہے مگر ترمذی میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ حتیٰ کہ اکتالیس رکعت کا قول بھی ملتا ہے۔ ایک حق پسند کے لئے یہ بات قابل غور ہے۔ کہ جماعت تراویح جو آج اسلامی ممالک میں مروج ہے۔ یہ خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جاری ہوئی تھی۔ خلافت اولیٰ کے زمانے میں اس کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ جس خلیفہ راشد کے حکم سے جاری ہوئی تعداد کے متعلق بھی اسی کا ارشاد دیکھنا چاہیے۔ ورنہ کہا جائے گا کہ خلیفہ ثانی کا فعل تو قابل شکر یہ ہے۔ مگر حکم قابل رو۔ خلیفہ ثانی کا حکم موطا امام مالک میں موجود ہے۔ کہ آپ نے ابن ابی کعب کو حکم دیا تھا۔ کہ نماز تراویح باجماعت و ترسمیت گیارہ رکعت پڑھائیں۔ چنانچہ جماعتی حیثیت سے اسی پر عمل ہوتا رہا۔ مگر انفرادی حیثیت سے کوئی زیادہ بھی پڑھ لیتا تھا۔ جس کی مختلف



تعداد صحیح ترمذی میں اکتالیس تک ملتی ہے مگر جماعتی انتظام کے ماتحت صرف گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ چنانچہ حنفیہ کی معتبر کتاب فتح القدر شرح ہدایہ میں لکھا ہے۔ کہ مسنون تعداد تو آٹھ رکعت ہی ہے۔ مگر نوافل کی حیثیت سے بیس رکعت بھی جائز ہیں۔ و للتفصیل مقام اخر (1) (اہل حدیث امرتسر ص 2513 نومبر 1938ء)

1- صفحہ 340 ملاحظہ ہو۔

فتاویٰ ثنائیہ

جلد 01 ص 550

محدث فتویٰ